

پیش لفظ

مقالہ ”اُردو میں نثری نظم کا ارتقاء“ آپ کے پیش نظر ہے۔ اس مکمل کرنے میں مجھے کن کن مراحل سے گزرنا پڑا یہ ایک طویل بحث ہے تاہم چند باتیں لکھنا ناگزیر سمجھتا ہوں۔

نثری نظم اپنا ایک خصوص آہنگ اور مزاج رکھتی ہے اور میرا اس صنف سخن کی طرف رو یہ ہمیشہ غیر سنجیدہ رہا ہے وقتاً فوتاً مختلف ادبی وسائل میں چھپنے والی نثری نظموں کو پڑھنے کے باوجود بھی اس صنف سخن سے اس قدر دلچسپی پیدا نہ ہو سکی جتنی ادب کے ایک قاری کی ہونی چاہیے۔ لیکن جب میری مگر ان پر و فیسر ڈاکٹر صائمہ ارم صاحبہ نے ایم۔ فل کے مقابلے کے لئے ”اُردو میں نثری نظم کا ارتقاء“ کا موضوع تجویز کیا تو پھر میں نے اس صنف کی طرف اپنی پوری استعداد کے مطابق رجحان کیا جس سے میرے لیے کئی نئے درکھلے۔

نثری نظم ایک متنازعہ صنف سخن رہی ہے اور شاید کسی نہ کسی صورت اب بھی متنازعہ ہی ہے کیونکہ اس صنف سخن پر کئی دہائیوں سے ادبی حقوق اور ناقدین فن کے درمیان مختلف اور متصاد آراء کا سلسلہ چل رہا ہے۔ جب موضوع تجویز ہوا تو میں نے اس صنف پر ہونے والے مباحث کا بغور مطالعہ کیا اور اس کی تاریخ میں پس پردہ محکمات اور اسباب کو تلاش کرنے کی سعی کی۔ مجھے یہ جان کر حیرت ہوئی کہ اکثر ناقدین کا رو یہ خواہ وہ مخالف ہوں یا موافقت میں، معتدل نہیں ہے۔ بیشتر ناقدین نے اعتدال کا دامن چھوڑتے ہوئے انتہا پسند فیصلے صادر کیے ہیں۔

تفقید کے باب میں کوشش کی گئی ہے کہ ہر قسم کی آراء شامل کر کے بہتر نقطہ نظر پیش کیا جاسکے۔

یہ مقالہ چار ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلا باب ”نثری نظم کیا ہے؟“، دوسرا باب ”نثری نظم کی روایت (آغاز و ارتقاء)“، تیسرا باب ”نثری نظم کے مباحث“ اور چوتھا باب ”چند نثری نظم نگاروں کا سرسری مطالعہ“ کے نام سے موسوم ہے اور آخر میں حاصل کے طور پر محاکمہ کا حصہ شامل کیا گیا ہے۔ مقالہ کے ابواب میں کیا ہے اس بات کا اندازہ ابواب کے عنوانات سے ہو جاتا ہے۔ نثری نظم کے مباحث کے نام سے موسوم باب میں نثری نظم پر ہونے والی ترقی کو تین ذیلی حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے جس میں مخالفین کی مخالفت، حامیوں کی حمایت اور غیر متعصب ناقدین کی آراء کو شامل کیا گیا ہے تاکہ اس صنف پر ہونے والی ترقی کے ہر پہلو کو مختلف ناقدین کے نقطہ نظر سے